

برصغیر میں علم اصول فقہ کی علمی خدمات: تاریخی، موضوعاتی اور اسلامی جائزہ

"SCHOLARLY CONTRIBUTIONS TO USUL AL-FIQH IN THE INDIAN SUBCONTINENT: A HISTORICAL, THEMATIC, AND METHODOLOGICAL STUDY"

Azhar Hussain¹
Hafiz Qudrat Ullah²
Muhammad Abdullah³

Abstract:

India has been the birthplace of several religions and the cradle of multiple civilizations, most notably Hinduism, Jainism, Sikhism, and Buddhism. Although during the Prophetic era there is evidence of Indian merchants and craftsmen traveling to and residing in Arabia for trade purposes, and historical sources also record traditions of some Companions visiting the region, it was with the arrival of Muhammad bin Qasim that Sindh officially became part of the Islamic state and remained under Arab influence for a long period. The scholarly activity in the subcontinent can be gauged from the fact that in Sindh, Mansurah, Multan, and surrounding areas, both Arabic and Sindhi were spoken, and people were also familiar with other languages. From the establishment of the Islamic state in the subcontinent began a golden age of various Islamic sciences and arts, during which Muslim thinkers rendered invaluable services. Just as in other fields such as Qur'anic sciences, Hadith, Sirah, medicine, and science, the scholars of fiqh also made significant contributions to the discipline of Usul al-Fiqh (principles of Islamic jurisprudence). Scholars of the subcontinent traveled to major centers of Usul al-Fiqh learning such as Kufa, Basra, Baghdad, Damascus, and the Hijaz. Some settled there permanently, while others returned to India to engage in teaching. The compilation of Usul al-Fiqh began towards the end of the first century AH and developed over various eras in both prose and poetry, in concise and detailed forms, through composition and compilation. While works on Usul al-Fiqh from the earliest centuries in the subcontinent are largely lost, the later contributions are not only preserved but, with the patronage of certain rulers, have remained a source of guidance for the Muslim Ummah to this day. The subcontinent has always been a hub of knowledge and culture, and royal patronage contributed significantly to its growth—particularly in Usul al-Fiqh. For example, Imam Fakhr al-Din al-Razi visited India at the court of Shihab al-Din Ghauri and settled permanently in Herat. During the Khalji and Tughlaq eras, special attention was given to fiqh and Usul al-Fiqh; Sultan Tughlaq even invited Qadi 'Adud al-Din from Shiraz. Maulana Irfan ibn Imran, originally from Khorasan, came to Rampur and studied under Nizam al-Din Suhaili. Under Sultan Ala al-Din, Delhi became a center for scholars and jurists. In the time of Babur, Mulla Zayn al-Din Khwani came to Lahore. During Akbar's reign, Maulana Abdul Hakim Sialkoti emerged as a leading scholar who rendered outstanding services to Usul al-Fiqh. Mulla Jivan, a prominent jurist of the Alamgir era, authored the monumental work Nur al-Anwar. In the seventh century AH, most Usul al-Fiqh works focused on abridging earlier texts, writing commentaries, glosses, annotations, versifications, producing works on textual interpretation, linguistic analysis, and both rational and textual argumentation. Works such as Usul al-Bazdawi by Fakhr al-Islam al-Bazdawi, al-Tanqih wal-Tawdih by Sadr al-Shari'ah, and al-Talwih by al-Taftazani were well known in Khorasan and Transoxiana before being brought to India, where they were not only incorporated into the curriculum but also inspired local commentaries. Husami by Husam al-Din, Musallam al-Thubut by Muhibb Allah Bihari, and Nur al-Anwar by Mulla Jivan have been part of the syllabus for three centuries.

Ph.d scholar Shaikh Zayed Islamic centre, Lahore azhar7766235@gmail.com¹

M.phil Scholar, Institute of Islamic Studies PU Lahore²

M.Phil Islamic studies NCBA&E DHA comps, Lahore³

In this paper, after outlining the contents and subjects of Usul al-Fiqh, its methodologies, and its sources, a research-based study will be presented on the services rendered in the subcontinent in this field. The study will examine the nature of works produced in different eras of the subcontinent—whether they were foundational texts, commentaries, glosses, or annotations—and will analyze their methodologies, determining whether they followed the approach of the jurists (fuqaha) or the theologians (mutakallimun), along with the specific topics they addressed.

Keywords: Usul al-Fiqh in, Indian Subcontinent, Historical, Thematic, Methodological, Contributions, interpretation, jurisprudence

تعارف موضوع

ہندوستان کئی مذاہب کی جائے پیدائش اور متعدد تہذیبوں کا گہوارہ رہا ہے جس میں ہندومت، جین مت، سکھ مت اور بدھ مت کا نمایاں نام ملتا ہے۔ اگرچہ عہد نبوی کے وقت ہی تجارت کی غرض سے ہندوستانی تجارتی و صنعتی عرب میں آمد و رفت اور سکونت کے شواہد ملتے ہیں اور اسی طرح صحابہ کی تشریف آوری کی روایات بھی کتب تاریخ میں موجود ہیں، البتہ محمد بن قاسم کی آمد سے سندھ سرکاری طور پر اسلامی سلطنت میں شامل ہو گیا اور طویل عرصہ عرب کے زیر اثر رہا۔ برصغیر میں علمی سرگرمیوں کا اس بات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ سندھ، منصورہ، ملتان اور اطراف میں عربی و سندھی بولی جاتی تھی اور وہ دیگر زبانوں سے بھی واقف تھے۔

برصغیر میں اسلامی مملکت کے قیام سے ہی مختلف اسلامی علوم و فنون کا سنہ دور شروع ہوا اور مسلم مفکرین نے گراں قدر خدمات سر انجام دیں۔ دیگر علوم و فنون مثلاً علوم القرآن، حدیث، سیرت، طب، سائنس کی طرح علم اصول فقہ میں بھی فقہاء نے گراں قدر خدمات انجام دیں۔

برصغیر کے علماء کرام نے علم اصول فقہ کی تعلیم و تعلم کے مراکز جیسے کوفہ، بصرہ، بغداد، دمشق، حجاز وغیرہ کے اسفار کیے۔ بعض علماء نے مستقل سکونت اختیار کی تو بعض واپس ہندوستان آکر درس و تدریس میں مشغول ہوئے۔ علم اصول فقہ کی تاریخ تدوین پہلی صدی ہجری کے آخر میں شروع ہو کر مختلف ادوار میں منظوم و منثور، مختصر و مطول، تصنیف و تالیف میں فروغ پاتی رہی۔ قرون اولیٰ میں برصغیر میں اصول فقہ پر ہونے والا کام اگرچہ مفقود ہے تاہم بعد میں اصول فقہ کی خدمات نہ صرف مدون ہیں بلکہ بعض سلاطین کی دلچسپی سے یہ علمی سرمایہ آج تک مسلم امہ کے لیے رشد و ہدایت کا ذریعہ ہے۔

برصغیر ہمیشہ سے علوم و فنون کا مرکز رہا ہے اور بعض سلاطین کی دلچسپی نے بھی اس کے فروغ میں مدد دی ہے خصوصاً علم اصول فقہ میں۔ مثلاً امام فخر الدین رازی شہاب الدین غوری کے ہاں ہندوستان تشریف لائے اور ہرات میں مستقل سکونت اختیار کی۔ عہد خلجی و تغلق میں فقہ و اصول فقہ پر زیادہ توجہ مبذول رہی، چنانچہ سلطان تغلق نے قاضی عضد الدین کو شیراز آنے کی دعوت کی۔ مولانا عرفان بن عمران خراسان پیدا ہوئے لیکن رامپور آکر نظام الدین سہالوی کی شاگردی اختیار کی۔ سلطان علاؤ الدین کے دور میں دہلی علماء و فقہاء کا مرکز رہا۔ بابر کے دور میں ملازمین الدین خوانی لاہور تشریف لائے۔ اکبر کے دور میں مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی پیدا ہوئے اور انہوں نے علم اصول فقہ کی گراں قدر خدمات سر انجام دیں۔ ملا جیون عالم گیر دور کے مابین ناز فقیہ تھے، جنہوں نے نور الانوار جیسی شاہکار کتاب تصنیف کی۔ ساتویں صدی ہجری میں زیادہ تر اصولیین کے متون کا اختصار، ان پر شرح، حواشی، تعلیقات، منظوم، تخریج، الفاظ و معانی کا فہم اور عقلی و نقلی استدلال پر کتب کی تصانیف ہوئی۔

فخر الاسلام بزدوی کی اصول بزدوی، صدر الشریعہ کی التفتیح والتوضیح، تفتہ زانی کی التلویح جیسی کتب خراسان و ماوراء النہر میں مشہور تھیں اور انہیں ہندوستان لایا گیا اور پھر انہی ناصر شامل نصاب کیا گیا بلکہ ان کی شروحات بھی لکھی گئیں۔ حسام الدین کی حساسی، محب اللہ بھاری کی مسلم الثبوت اور ملا جیون کی نور الانوار تین صدیوں سے شامل نصاب ہیں۔

مقالہ ہذا میں علم اصول فقہ کے مندرجات و موضوعات، اسالیب اصول فقہ، اور مصادر بیان کرنے کے بعد برصغیر میں اصول فقہ کی خدمات کا تحقیقی جائزہ پیش کیا جائے گا کہ برصغیر کے مختلف ادوار میں تصانیف ہونے والی کتب کی نوعیت کیا ہے۔ آیا وہ متون ہیں یا شروحات، حواشی و تعلیقات اور پھر کس اسلوب پر کتابیں لکھی گئیں آیا وہ فقہاء کے اسلوب پر ہیں یا متکلمین کے اور پھر ان کے مشتملات کیا ہیں۔

موضوعات و مندرجات اصول فقہ

برصغیر میں اصول فقہ کی خدمات کا جائزہ پیش کرنے سے پہلے اصول فقہ کے عمومی موضوعات و مندرجات سے واقفیت ناگزیر ہے تاکہ کتب اصول فقہ کے مطالعے سے پہلے قاری فقہ و اصول فقہ میں امتیاز کر سکے۔ اگرچہ اصول فقہ کے موضوعات کی حد بندی آغاز ہی سے رہی ہے لیکن اس علم کے تعمق و وسعت کی وجہ سے اس کی جہات میں اضافہ ہوتا رہا ہے۔ اصول فقہ کے پورے ادب پر سرسری نظر ڈالنے سے اسے چار حصوں میں منقسم کیا جاسکتا ہے۔

- 1- ادلہ شرعیہ یعنی احکام فقہ کے بنیادی اور ثانوی مآخذ و مصادر (کتاب اللہ، سنت رسول اللہ، اجماع، قیاس، استحسان، مصالح مرسلہ، سرف و عادت)۔
- 2- ادلہ شرعیہ سے معلوم ہونے والے حکم شرعی کے احکام یعنی حکم شرعی، اس کی اقسام، حکم شرعی کی مختلف اقسام کے اپنے احکام و تفصیلات۔
- 3- ادلہ شرعیہ سے حکم شرعی معلوم کرنے کا طریقہ و منہج۔
- 4- ادلہ سے حکم شرعی معلوم کرنے والے فقیہ اور ان پر عمل کرنے والے فرد کی ضروری شرائط اور اس کی تفصیلات و مدارج (اجتہاد و تقلید اور مجتہد و مقلد کے احکام و مدارج اور شرائط)۔

اصول فقہ کی تمام کتب کے بنیادی مندرجات یہی مباحث ہوتی ہیں۔

اسالیب کتب اصول فقہ

کتب اصول فقہ کے مطالعے سے ابتداء دو اسلوب سامنے آتے ہیں ایک فقہاء کا اور دوسرا متکلمین کا اسلوب۔ اول الذکر استخراجی نوعیت کا ہے یعنی اس میں فقہی جزئیات کا مطالعہ کر کے کلیات دریافت کی جاتی ہیں اور اسے عملی انداز بھی کہا جاسکتا ہے جبکہ موخر الذکر استخراجی نوعیت کا ہے یعنی اس میں پہلے اصول وضع کیے جاتے ہیں اور بعد میں ان اصولوں کی روشنی میں جزئیات کا جائزہ لیا جاتا ہے اور اسے نظری اسلوب کہا جاتا ہے۔ اور ایک تیسرا اسلوب بھی ہے جس کا مقصد تمام اصولیین کی کاوشوں میں امتزاج پیدا کرنا ہے۔

اسلوب احناف

طریقہ احناف تاریخی طور پر سب سے پہلے سامنے آیا۔ اس کی بنیاد امام ابو حنیفہ کے اقوال و اجتہادات اور امام محمد کی تاریخ ساز تصانیف تھیں۔ امام اعظم کے اکثر اجتہادات امام محمد کی کتب میں مدون ہیں۔ ان اجتہادات کی تعداد بعض مورخین کے ہاں لاکھوں میں ہے۔ بعد میں آنے والے فقہاء نے ان مسائل و فروعی احکام میں غور و حوض کر کے پتا چلایا کہ وہ کون سے اصول و قواعد ہیں جن کی بنیاد پر احکام مرتب ہوئے۔ غور و حوض سے وہ اصول واضح ہوتے گئے اور یوں اصول فقہ کا وہ اسلوب منہج ہوتا گیا جو آج اسلوب احناف کہلاتا ہے۔ اس پورے اسلوب میں آئمہ کے اجتہادات کو نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ اس اسلوب پر مفصل کتاب اصول الجصاص ہے جس کا اصل نام الفصول فی الاصول ہے۔ اسلوب احناف پر لکھی جانے والے تمام کتب کی اساس یہی اصول جصاص ہے۔ امام جصاص نے احکام القرآن میں ان تمام اصولوں کو منطبق کر کے بھی دکھایا ہے۔⁴

اسلوب متکلمین

متکلمین کے اسلوب پر لکھی جانے والی اکثر و بیشتر کتب شافعی و معتزلی فقہاء کے قلم سے ہیں۔ اگرچہ اس میدان میں مالکی علماء اصول کی تحریریں بھی ملتی ہیں لیکن ان کا اکثر و بیشتر حصہ اس باب میں نسبتاً کم ملتا ہے۔ امام شافعی کی الرسالہ کے بعد ابو الحسین بصری (م 436ھ) کی المعتمد فی اصول الفقہ، امام الحرمین جوینی (م 478ھ) کی المعتمد فی اصول الفقہ اور امام غزالی (م 505ھ) کی المستصفی من علم الاصول قابل ذکر تصانیف ہیں۔⁵

جامع اسلوب

ساتویں صدی ہجری میں جو اصول فقہ کی کتب لکھی گئیں وہ زیادہ تر جامع اسلوب کی نمائندہ تھیں۔ یہ اسلوب زیادہ مقبول ہوا کیونکہ اس میں پہلے دونوں اسلوب کو جمع کیا گیا تھا۔ ابن سماعی نے اس اسلوب سے متعارف کروایا۔ انہوں نے اسلوب متکلمین پر مجرد انداز میں اصولی قواعد سے بھی بحث کی اور فقہائے احناف کے اسلوب کو سامنے رکھ کر اصولوں استنباط بھی کیا۔ لہذا انہوں نے بدیع النظام الجامع بین اصول البزدوی والاحکام تیار کی۔ اس کتاب میں اصول بزدوی اور علامہ آمدی کی الاحکام کو سامنے رکھا گیا۔ اس اسلوب کو بڑی پذیرائی ملی خصوصاً حلقہ احناف میں اس کو زیادہ مقبولیت ملی، چنانچہ صدر الشریعہ کی التفتیح اور اس کی شرح التوضیح اور پھر اس کی شرح التلویح جو علامہ تفتہ زانی نے تیار کی وہ اسی اسلوب کی عکاس ہے۔⁶

برصغیر میں لکھی جانے والی کتب اصول فقہ کا جائزہ

صفی الدین محمد بن عبد الرحیم بن محمد ہندی 644-715ھ

⁴ دھلوں، عرفان خالد، ڈاکٹر، علم اصول فقہ ایک تعارف (اسلام آباد: شریعیہ اکیڈمی، بین الاقوامی یونیورسٹی، طبع اول، 2006ء) ج 1، ص 55

⁵ ایضاً ص 57

⁶ حوالہ سابق، ص 73

صفی الدین محمد بن عبد الرحیم بن محمد ہندی دہلی میں پیدا ہوئے اور دمشق میں وفات پائی۔ وہ ایک ماہر فقیہ و اصولی اور مذہب اشعری تھے۔ آپ برصغیر کے پہلے اصولی تھے جن کی اصول فقہ یہ کتب موجود ہیں۔ ہندوستان میں اپنے نانا سے تعلیم حاصل کی اور پھر 23 سال کی عمر میں یمن کا سفر کیا، اس وقت یمن میں الملک المنظر کی حکومت تھی اور وہ صفی الدین کے علم سے اس قدر متاثر ہوئے کہ انہیں 900 اشرفیاں پیش کیں۔ آپ نے حصول علم کے لیے حجاز، قاہرہ، روم، قونیہ اور دمشق کے اسفار کیے۔ بلاد روم میں شارح المحصول لکرازی سراج الدین محمد بن ابوبکر الاراموی اور صاحب التحصیل کی شاگردی اختیار کر کے فن اصول فقہ میں کمال حاصل کیا۔⁷

1- خاتیمۃ الوصول فی درایۃ الاصول

اس کتاب کی مختصر تفصیل یہ ہے کہ امام فخر الدین محمد بن عمر رازی نے المحصول فی علم الاصول لکھی۔ شیخ صفی الدین نے خاتیمۃ الوصول فی درایۃ الاصول کے نام سے اس کی شرح لکھی جو تین مجلدات پر مشتمل تھی۔ اور اب یہ شرح خاتیمۃ الوصول فی درایۃ الاصول کے نام سے صالح بن سلیمان الیوسف اور سعد بن سالم الشریح کی تحقیق کے ساتھ 8 مجلدات میں مکہ المکرمہ المکتبۃ التجاریۃ سے چھپ چکی ہے۔ اس کتاب سے بعد کے اصولیین نے خوب استفادہ کیا، جیسے امام محمد بن علی الشوکانی نے بہت سے مقامات میں شیخ صفی الدین کی خاتیمۃ الوصول فی درایۃ الاصول سے نقل کیا ہے۔

یہ کتاب اصول فقہ کے پیچیدہ مباحث کو ایک منطقی اور فلسفیانہ انداز میں پیش کرتی ہے، اور اس میں امام غزالی، فخر الدین رازی، اور دیگر متکلمین و اصولیین کے نظریات کا باریک بینی سے تجزیہ کیا گیا ہے۔

کتاب کے اہم مضامین کا خلاصہ

1- مقدمہ (تمہیدی مباحث)

صفی الدین ہندی اصول فقہ کی اہمیت اور اس کے سیکھنے کی ضرورت پر روشنی ڈالتے ہیں۔ وہ واضح کرتے ہیں کہ اصول فقہ، فقہ کی بنیاد ہے اور اس کا صحیح فہم اجتہاد اور استنباط کے لیے ضروری ہے۔

2- تعریفات و مفہوم

اصول فقہ کی تعریف، اس کے موضوع، غرض و غایت اور دیگر بنیادی اصطلاحات پر بحث کی گئی ہے۔ فقہ، دلیل، اجتہاد، اور علم کی حقیقت پر فلسفیانہ اور منطقی انداز میں گفتگو کی گئی ہے۔

3- الفاظ اور معانی

الفاظ کے معانی، حقیقت و مجاز، نص، ظاہر، مفسر اور محکم جیسے موضوعات پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔ عموم و خصوص، اطلاق و تقييد، اور امر و نہی کے اصولی قواعد پر بھی گہری تحقیق کی گئی ہے۔

4- احکام کی تقسیم

وجوب، ندب، اباحث، کراہت، اور حرمت کے اقسام اور ان کی اصولی بنیادوں پر گفتگو کی گئی ہے۔ حکم شرعی کی اقسام: تکلیفی اور وضعی احکام کی وضاحت کی گئی ہے۔

5- ادلہ شرعیہ (دلائل شرعیہ)

قرآن، سنت، اجماع، اور قیاس کے اصولی مباحث پر تفصیلی گفتگو۔ عقلی اور نقلی دلائل کی حیثیت پر بھی گہرے فلسفیانہ انداز میں بحث کی گئی ہے۔ استصحاب، استحسان، مصالح مرسلہ، اور عرف جیسے اضافی دلائل پر بھی گفتگو کی گئی ہے۔

6- قیاس و اجتہاد

قیاس کی تعریف، اس کی حیثیت، اور اس کی شرائط و اقسام پر بحث کی گئی ہے۔

⁷ گیلانی، مناظر احسن، سید، پاک و ہند میں مسلمانوں کا نظام تعلیم و تربیت (لاہور: مکتبہ رحمانیہ) ج 1، ص 276

اجتہاد اور تقلید کے اصول، ان کے دائرہ کار اور ان کی حدود پر گفتگو کی گئی ہے۔

7۔ تعارض و ترجیح

اگر دو دلائل آپس میں متعارض ہو جائیں تو کس طرح ترجیح دی جائے گی؟

ناسخ و منسوخ، تعارض بین الادلہ اور ان کے حل کے اصول پیش کیے گئے ہیں۔

8۔ شرعی مقاصد (مقاصد الشریعہ)

احکام شرعیہ کے مقاصد اور ان کی حکمتوں پر گفتگو کی گئی ہے۔

شریعت کے عمومی اصول جیسے عدل، مصلحت، اور رفع حرج پر بحث کی گئی ہے۔

یہ کتاب اصول فقہ کی ایک گہری فلسفیانہ تحقیق ہے جس میں منطقی انداز میں مسائل کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ صفی الدین ہندی نے متکلمین اور فقہاء کے نظریات کو یکجا کر کے

ایک جامع اصولی نظریہ پیش کیا ہے، جو بعد کے اصولیین کے لیے ایک سنگ میل ثابت ہوا۔ یہ کتاب بالخصوص ان لوگوں کے لیے مفید ہے جو اصول فقہ کے پیچیدہ اور دقیق مباحث کو

فلسفیانہ اور منطقی زاویے سے سمجھنا چاہتے ہیں۔

شیخ صفی الدین کی دیگر کتب

1۔ الرسالة السعیدیة فی الاصول 2۔ الرسالة السبعیة 3۔ النہایہ فی اصول الفقہ 4۔ الفایق فی اصول الفقہ

معین الدین عمرانی دہلوی - م 752ھ

سلطان محمد تغلق کے عہد کے مشہور عالم و اصولی تھے اور سلطان محمد تغلق نے انہیں گرانقدر تحائف دے کر شیراز بھیجا تھا تاکہ وہ قاضی عضد الدین شارح مختصر المنتہی

لابن الحاجب کو ہندوستان آنے کی دعوت دیں۔ محمد بن تغلق نے بہت سے صوفیوں اور عالموں کو دولت آباد منتقل کیا تھا۔ دہلی کے لوگ ان کی شاگردی کو فخر سمجھتے تھے۔

2۔ حاشیہ علی الحسامی

حاشیہ علی الحسامی معین الدین عمرانی دہلوی کی اصول فقہ پر ایک اہم شرح ہے، جو علامہ سعد الدین تفتازانی (متوفی 792ھ) کی مشہور کتاب الحسامی پر لکھی گئی ہے۔

"الحسامی" علم المعانی والبیان اور اصول فقہ میں ایک بنیادی نصاب کتاب کے طور پر جانی جاتی ہے، اور اس پر مختلف شروحات لکھی گئی ہیں، جن میں معین الدین عمرانی دہلوی کا حاشیہ

بھی شامل ہے۔

کتاب کے اہم مضامین

1۔ مقدمہ (تمہیدی مباحث)

مصنف نے کتاب کے مقدمے میں اصول فقہ کی اہمیت، اس کے مبادیات، اور "الحسامی" کی خصوصیات پر روشنی ڈالی ہے۔

اصول فقہ کی تعریف، موضوع، غرض و غایت، اور اس کے سیکھنے کے فوائد بیان کیے گئے ہیں۔

2۔ الفاظ اور ان کے معانی: الفاظ کی اقسام، حقیقت و مجاز، نص، ظاہر، خفی، اور مشکل کی وضاحت کی گئی ہے۔ دلالات الفاظ (منطوق و مفہوم، اقتضاء، اشارہ، اور دلالت) پر بحث کی گئی

ہے۔

3۔ احکام شرعیہ: احکام تکلیفیہ: واجب، مندوب، مباح، مکروہ، اور حرام کی تشریح کی گئی ہے۔ احکام وضعیہ: سبب، شرط، مانع، صحت، فساد، اور بطلان کے اصولی مباحث پر گفتگو کی گئی

ہے۔

4۔ مصادر شریعت (دلائل شرعیہ) قرآن، سنت، اجماع، اور قیاس کے اصول و ضوابط کی وضاحت۔ استحسان، استصحاب، مصالح مرسلہ، اور عرف کی حیثیت پر گفتگو۔

5۔ قیاس و اجتہاد: قیاس کی اقسام، اس کے ارکان، اور اس کی حیثیت پر تفصیلی بحث۔ اجتہاد کی تعریف، اس کے درجات، اور تقلید کے اصول۔

6۔ تعارض و ترجیح: مختلف دلائل میں تعارض کی صورت میں ترجیح کے اصول۔ ناسخ و منسوخ کے اصول اور ان کے عملی اطلاقات۔

7۔ مقاصد شریعت: شریعت کے بنیادی مقاصد: حفظ دین، حفظ نفس، حفظ عقل، حفظ نسل، اور حفظ مال پر بحث۔ اسلامی قانون میں مصلحت اور ضرورت کا کردار۔

یہ حاشیہ "الحسامی" کی گہرائی کو مزید واضح کرتا ہے اور اس کے پیچیدہ مباحث کو آسان انداز میں بیان کرتا ہے۔ معین الدین عمرانی دہلوی نے منطقی، فلسفیانہ اور فقہی نکات کو شامل کر کے اس کتاب کو ایک جامع شرح میں تبدیل کر دیا ہے، جو اصول فقہ کے طالب علموں اور محققین کے لیے ایک قیمتی سرمایہ ہے۔

معین الدین عمرانی دہلوی کی دیگر کتب

1- حاشیہ علی التلویح 2- حاشیہ علی المنار

3- سراج الدین عمر بن اسحق ہندی م 773ھ

سراج الدین عمر بن اسحق ہندی کی ولادت دہلی میں ہوئی اور مصر میں وفات پائی۔ وہ فقیہ، اصولی، نظار اور متصوف تھے۔ امام وجیہ الدین دہلوی سے تعلیم حاصل کی اور پھر میں مصر تشریف لے گئے۔ وہاں قاضی عسکر بنائے گئے اور پھر ایک مستقل حنفی قاضی کی حیثیت سے خدمات انجام دینے لگے۔ وہ اپنی زبان اور قلم سے حنفی مذہب کی بھرپور ترویج کرتے۔ سلطان حسن کے یہاں اعلیٰ قدر و منزلت رکھتے تھے۔ طاش کبریٰ زادہ نے سراج ہندی کے بارے میں لکھا: "کان واسع العلم کثیر الاقدام واللمھابة" ان کا علم بہت وسیع تھا، پیش قدمی میں جری تھے، جلال و ہیبت والے تھے۔⁸

3- شرح بدیع النظام

سراج الدین عمر بن اسحاق کی اصول فقہ پر ایک اہم شرح ہے۔ یہ کتاب بنیادی طور پر "بدیع النظام" کی وضاحت پر مبنی ہے، جو خود اصول فقہ کی ایک جامع کتاب ہے۔ سراج الدین عمر بن اسحاق نے اس شرح میں اصول فقہ کے مسائل کو منطقی، فلسفیانہ اور استدلالی انداز میں پیش کیا ہے۔

کتاب کے اہم مضامین کا خلاصہ

1- مقدمہ (اصول فقہ کا تعارف)

اصول فقہ کی تعریف، اس کا موضوع، غرض و غایت، اور اس کے فوائد پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ فقہ اور اصول فقہ کے باہمی تعلق پر بحث۔

2- دلائل الفاظ: الفاظ کے معانی اور ان کی دلالت پر گفتگو کی گئی ہے، جیسے: حقیقت و مجاز، نص، ظاہر، مفسر، اور محکم

عمومی و خصوصی دلالت، امر و نہی کے اصول

3- احکام شرعیہ: احکام تکلیفیہ (واجب، مندوب، مباح، مکروہ، حرام) کی وضاحت۔ احکام وضعیہ (سبب، شرط، مانع، صحت، فساد، بطلان) کے اصول۔

4- مصادر شریعت (دلائل شرعیہ): قرآن، سنت، اجماع، اور قیاس کی تفصیل۔ استحسان، استصحاب، مصالح مرسلہ، سد ذرائع، اور عرف کی حجیت پر گفتگو۔

5- قیاس و اجتہاد: قیاس کی تعریف، اس کے ارکان، اقسام، اور حجیت۔ اجتہاد کے اصول، اس کی شرائط، اور تقلید کے احکام۔

6- تعارض و ترجیح: متعارض دلائل میں ترجیح کے اصول۔ نسخ و منسوخ کے قواعد اور ان کے عملی اطلاقات۔

7- مقاصد شریعت: شریعت کے بنیادی مقاصد: حفظ دین، حفظ نفس، حفظ عقل، حفظ نسل، اور حفظ مال پر بحث۔

اسلامی قانون میں مصلحت اور ضرورت کا کردار۔

یہ کتاب اصول فقہ کے مباحث کو تفصیل سے بیان کرتی ہے اور طلبہ و محققین کے لیے ایک قیمتی علمی سرمایہ ہے۔ سراج الدین عمر بن اسحاق نے اس میں فقہ کے اصولوں کو علمی، استدلالی انداز میں پیش کیا، جو بعد کے اصولیین کے لیے ایک اہم حوالہ بنی۔

سراج الدین عمر بن اسحق ہندی کی دیگر کتب

1- زبدۃ الاحکام فی اختلاف الائمۃ الاعلام 2- اللوامع فی شرح جمع الجوامع 3- شرح المنار للنسفی فی الاصول

4- المنیر الزاھر شرح المغنی النجاشی

یوسف بن جمال حسینی ملتان م 790ھ

⁸ پاک و ہند میں مسلمانوں کا نظام تعلیم و تربیت، ج 1، ص 270

مشہد سے آکر ملتان میں آباد ہو گئے تھے۔ شیخ یوسف ملتان میں پیدا ہوئے اور وہیں نشوونما پائی۔ انہوں نے مولانا جمال الدین رومی سے علم حاصل کیا۔ دارالملک دہلی میں داخل ہوئے تو سلطان فیروز شاہ نے مدرسہ فیروزہ میں ان کی تقرری کر دی۔

4۔ توجیہ الکلام شرح المنار

اہم اصولی تصنیف ہے، جو امام ابو البرکات النسفی (متوفی 710ھ) کی مشہور اصولی فقہ کی کتاب * "المنار" کی شرح ہے۔ "المنار" حنفی اصولی فقہ میں ایک بنیادی کتاب سمجھی جاتی ہے، اور اس پر کئی شروحات لکھی گئیں، جن میں توجیہ الکلام ایک نمایاں مقام رکھتی ہے۔

کتاب کے اہم مضامین کا خلاصہ

- 1۔ مقدمہ (تمہیدی مباحث) اصول فقہ کی تعریف، اس کی اہمیت اور اس کے بنیادی مباحث کا تعارف۔ فقہ اور اصول فقہ کے باہمی تعلق پر گفتگو۔ "المنار" کی خصوصیات اور اس کی شرح کی ضرورت پر روشنی۔
- 2۔ دلائل الفاظ: الفاظ کی اقسام: حقیقت و مجاز، نص، ظاہر، مفسر، محکم۔ دلائل نصوص: منطوق و مفہوم، اقتضاء، اشارہ، اور دلالت۔ عام و خاص، مطلق و مقید، مجمل و مبین، اور ان کے اصولی قواعد۔ امر و نہی کے اصول اور ان کے فقہی اثرات۔
- 3۔ احکام شرعیہ: احکام تکلیفیہ: وجوب، ندب، اباحت، کراہت، حرمت۔ احکام وضعیہ: سبب، شرط، مانع، صحت، فساد، بطلان۔
- 4۔ مصادر شریعت (دلائل شرعیہ): بنیادی دلائل: قرآن، سنت، اجماع، قیاس۔ ضمنی دلائل: استحسان، استصحاب، مصالح مرسلہ، سد ذرائع، عرف۔ خبر واحد کی حیثیت اور اس کے اصول۔

- 5۔ قیاس و اجتہاد: قیاس کی تعریف، ارکان، اقسام، اور حیثیت پر تفصیل۔ اجتہاد اور تقلید کے اصول اور ان کی حدود۔
 - 6۔ تعارض و ترجیح: متعارض دلائل میں تطبیق اور ترجیح کے اصول۔ ناخ و منسوخ کے قواعد اور ان کے عملی اطلاقات۔
 - 7۔ مقاصد شریعت: شریعت کے بنیادی مقاصد: حفظ دین، حفظ نفس، حفظ عقل، حفظ نسل، حفظ مال۔ اسلامی قانون میں مصلحت، ضرورت، اور عرف کا کردار۔
- توجیہ الکلام "المنار" کی ایک جامع اور مفصل شرح ہے، جس میں یوسف بن جمال حسینی ملتانی نے اصول فقہ کے اہم مباحث کو حنفی اصولی نقطہ نظر سے مدلل اور مرتب انداز میں بیان کیا ہے۔ یہ کتاب فقہ و اصول کے طلبہ اور محققین کے لیے ایک قیمتی علمی سرمایہ ہے۔

سعد الدین قدوائی خیر آبادی 802ھ

نحو، لغت عربیہ، فقہ، اصول و تصوف میں اعلیٰ درجہ رکھتے تھے۔ آپ کے والد خیر آباد کے قاضی تھے۔

5۔ شرح اصول بزدوی

سعد الدین قدوائی خیر آبادی کی ایک اہم اصولی تصنیف ہے، جو امام فخر الاسلام البزدوی (متوفی 482ھ) کی مشہور کتاب * "کنز الوصول الی معرفۃ الأصول" (جسے عام طور پر "اصول بزدوی" کہا جاتا ہے) کی شرح ہے۔ یہ کتاب * حنفی اصول فقہ * میں ایک بنیادی حیثیت رکھتی ہے اور صدیوں سے درس نظامی اور فقہی مدارس میں پڑھائی جاتی رہی ہے۔ کتاب کے اہم مضامین کا خلاصہ

- 1۔ مقدمہ (تمہیدی مباحث) اصول فقہ کی تعریف، موضوع، غرض و غایت اور اس کی ضرورت پر گفتگو۔ امام بزدوی کی علمی خدمات اور ان کے اصولی منہج کی وضاحت۔
- 2۔ دلائل الفاظ: الفاظ کی اقسام: حقیقت و مجاز، عام و خاص، مطلق و مقید، نص و ظاہر۔ منطوق و مفہوم کی تقسیم اور ان کی شرعی حیثیت۔ امر و نہی کے اصول اور ان کے فقہی اثرات۔
- 3۔ احکام شرعیہ: تکلیفی احکام: وجوب، ندب، اباحت، کراہت، حرمت۔ وضعی احکام: سبب، شرط، مانع، صحت، فساد، بطلان۔
- 4۔ مصادر شریعت (دلائل شرعیہ): بنیادی دلائل: قرآن، سنت، اجماع، قیاس کی حیثیت اور ان پر مفصل گفتگو۔ ضمنی دلائل: استحسان، استصحاب، مصالح مرسلہ، سد ذرائع، عرف۔ خبر واحد کی حیثیت اور اس کے اطلاقی مسائل۔

- 5۔ قیاس و اجتہاد: قیاس کی تعریف، ارکان، اقسام، اور اس کی حیثیت پر تفصیلی بحث۔ اجتہاد کے اصول، اس کی شرائط، اور تقلید کی حدود۔
- 6۔ تعارض و ترجیح: متعارض دلائل کی اقسام اور ان کے حل کے اصول۔ ناخ و منسوخ کے قواعد اور ان کے عملی اطلاقات۔
- 7۔ مقاصد شریعت: شریعت کے بنیادی مقاصد: حفظ دین، حفظ نفس، حفظ عقل، حفظ نسل، حفظ مال۔ اسلامی قانون میں مصلحت، ضرورت، اور عرف کی حیثیت۔

شرح اصول بزدوی سعد الدین قدوائی خیر آبادی کی ایک گہری اور مدلل شرح ہے، جس میں انہوں نے امام بزدوی کے اصولی منہج کو واضح کرتے ہوئے حنفی اصول فقہ کے پیچیدہ مباحث کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ یہ کتاب فقہ و اصول کے طلبہ اور محققین کے لیے ایک قیمتی علمی خزانہ ہے۔

سعد الدین قدوائی خیر آبادی کی دوسری کتاب

1۔ شرح الحسامی

ابو الفضائل سعد الدین عبد اللہ بن عبد الکریم دہلوی م 891ھ

آپ اپنے زمانے کے جید عالم اوصولی تھے۔

6۔ افاضۃ الانوار فی اضافۃ المنار فی اصول الفقہ

افاضۃ الانوار فی اضافۃ المنار، سعد الدین عبد اللہ دہلوی کی ایک اہم اصولی کتاب ہے، جو امام ابو البرکات النسفی (متوفی 710ھ) کی مشہور کتاب "المنار" کی شرح پر مشتمل ہے۔ "المنار" حنفی اصول فقہ کی ایک بنیادی اور مستند کتاب ہے، اور اس پر کئی شروحات لکھی گئی ہیں، جن میں "افاضۃ الانوار" ایک نمایاں مقام رکھتی ہے۔

کتاب کے اہم مضامین کا خلاصہ

1۔ مقدمہ (تمہیدی مباحث) اصول فقہ کی تعریف، اس کی اہمیت اور اس کے بنیادی مباحث کا تعارف۔ "المنار" کی خصوصیات اور اس کی شرح کی ضرورت پر روشنی۔ حنفی اصول فقہ کا اجمالی تعارف اور اس کے منہج کی وضاحت۔

2۔ دلائل الفاظ: الفاظ کی اقسام: حقیقت و مجاز، نص، ظاہر، مفسر، محکم۔ دلائل نصوص: منطوق و مفہوم، اقتضاء، اشارہ، اور دلالت۔ عام و خاص، مطلق و مقید، مجمل و مبین، اور ان کے اصولی قواعد۔ امر و نہی کے اصول اور ان کے فقہی اثرات۔

3۔ احکام شرعیہ: احکام تکلیفیہ: وجوب، ندب، اباحت، کراہت، حرمت۔ احکام وضعیہ: سبب، شرط، مانع، صحت، فساد، بطلان۔

4۔ مصادر شریعت (دلائل شرعیہ) بنیادی دلائل: قرآن، سنت، اجماع، قیاس۔ ضمنی دلائل: استحسان، استصحاب، مصالح مرسلہ، سد ذرائع، عرف۔ خبر واحد کی حجیت اور اس کے اصول۔

5۔ قیاس و اجتہاد: قیاس کی تعریف، ارکان، اقسام، اور حجیت پر تفصیل۔ اجتہاد اور تقلید کے اصول اور ان کی حدود۔

6۔ تعارض و ترجیح: متعارض دلائل میں تطبیق اور ترجیح کے اصول۔ نسخ و منسوخ کے قواعد اور ان کے عملی اطلاقات۔

7۔ مقاصد شریعت: شریعت کے بنیادی مقاصد: حفظ دین، حفظ نفس، حفظ عقل، حفظ نسل، حفظ مال۔ اسلامی قانون میں مصلحت، ضرورت، اور عرف کا کردار۔

افاضۃ الانوار فی اضافۃ المنار "المنار" کی ایک جامع اور مفصل شرح ہے، جس میں سعد الدین عبد اللہ دہلوی نے اصول فقہ کے اہم مباحث کو حنفی اصولی نقطہ نظر سے مدلل اور مرتب انداز میں بیان کیا ہے۔ یہ کتاب فقہ و اصول کے طلبہ اور محققین کے لیے ایک قیمتی علمی سرمایہ ہے۔

علاء الدین الداد بن عبد اللہ جوہوری م 923ھ

ان کا شمار جوہوری کے اکابر علماء میں ہوتا تھا۔ آپ کا تعلق سکندر لودھی کے زمانے سے ہے۔ آپ نے فقہ پہ متعدد کتب تصنیف کیں۔ سلطان سکندر آپ کی زیارت کے لیے حاضر ہوا تھا۔⁹

7۔ فصول الغواشی

فصول الغواشی "ایک اہم اصولی تصنیف ہے جو "الغواشی" کی شرح کے طور پر لکھی گئی ہے۔ علاء الدین داد بن عبد اللہ جوہوری نے اس کتاب میں اصول فقہ کے دقیق مباحث کو آسان اور منظم انداز میں پیش کیا ہے۔

⁹ نظامی، خلیل احمد، سلاطین دہلی، ص 458

اہم مضامین کا خلاصہ

- 1- اصول فقہ کا تعارف اور مبادیات: اصول فقہ کی تعریف، اس کا دائرہ کار، اور اس کی ضرورت پر روشنی۔ "الغواشی" کی علمی اہمیت اور اس کی شرح کی ضرورت پر گفتگو۔ فقہ اور اصول فقہ کے باہمی تعلق کی وضاحت۔
- 2- الفاظ اور ان کی دلالت: الفاظ کی تقسیم: حقیقت و مجاز، عام و خاص، مطلق و مقید۔ دلالت الفاظ کی اقسام جیسے منطوق، مفہوم، اقتضاء اور اشارہ۔ نصوص کے اندر وضاحت، اجمال، تخصیص اور تقيید کے اصول۔ امر و نہی کے قواعد اور ان کے عملی اثرات۔
- 3- شرعی احکام کی درجہ بندی: تکلیفی احکام: فرض، واجب، مستحب، مباح، مکروہ، حرام۔ وضعی احکام: سبب، شرط، مانع، صحت، فساد، بطلان۔
- 4- مصادر شریعت (شرعی دلائل): بنیادی مآخذ: قرآن، سنت، اجماع، قیاس کی حیثیت اور ان کے قواعد۔ تکمیلی مآخذ: استحسان، استصحاب، مصالح مرسلہ، سد ذرائع، عرف۔ حدیث کی اقسام اور خبر واحد کی شرعی حیثیت۔
- 5- قیاس اور اجتہاد: قیاس کی تعریف، اس کے ارکان، اقسام اور اس کی شرعی حیثیت۔ اجتہاد اور تقلید کے اصول، اجتہاد کی شرائط اور اس کے مختلف درجات۔
- 6- تعارض، ترجیح اور ناسخ و منسوخ: متعارض دلائل کی صورت میں ترجیح کے اصول۔ ناسخ و منسوخ کے قواعد اور ان کے عملی اطلاقات۔ اختلاف اصولیین اور ان کے نظریات کا تقابلی جائزہ۔
- 7- مقاصد شریعت اور مصلحت کا اصول: شریعت کے بنیادی مقاصد: دین، جان، عقل، نسل اور مال کی حفاظت۔ مصلحت، ضرورت، اور عرف کی قانونی حیثیت۔ اسلامی قانون میں ان اصولوں کے عملی نفاذ پر گفتگو۔
- فضول الغواشی اصول فقہ کے دقیق اور گہرے مباحث کو نہایت وضاحت اور منطقی ترتیب کے ساتھ پیش کرتی ہے۔ علاء الدین داد بن عبد اللہ جوہری کی یہ شرح حنفی اصول فقہ کی تشریح میں ایک اہم علمی کارنامہ ہے، جو فقہ و اصول کے طلبہ اور محققین کے لیے ایک قیمتی علمی سرمایہ ہے۔

وجیہ الدین بن نصر اللہ عماد الدین گجراتی م 998ھ

وجیہ الدین بن نصر اللہ عماد الدین گجراتی مشرقی گجرات کے قدیمی شہر چانپنیر میں پیدا ہوئے۔ وہ ایک جید عالم اور اصولی تھے۔ ان کے دادا سلطان محمود ثانی کے زمانے میں بلاد عرب سے ہندوستان آکر آباد ہو گئے تھے۔ احمد آباد میں ایک عرصہ تک خلق خدا کو تعلیم دینے میں مشغول رہے اور متعدد درسی کتب پر حاشیے اور شرحیں لکھیں۔ وہ اپنے مدرسے کے وسط میں مدفون ہیں۔ شاید ہی کوئی درسی کتاب، چھوٹی یا بڑی ہوگی جس کی انہوں نے شرح یا حاشیہ نہ ہو۔¹⁰

8- حاشیہ علی اصول البزدوی

وجیہ الدین بن نصر اللہ گجراتی کی "حاشیہ علی اصول البزدوی"، امام البزدوی کی اصول فقہ پر مشہور کتاب "کنز الوصول الی معرفۃ الاصول" کی ایک علمی شرح و توضیح ہے۔ اس حاشیہ میں مصنف نے اصول فقہ کے پیچیدہ مباحث کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے، اور خاص طور پر احناف کے اصولی نظریات کو مضبوط استدلال کے ساتھ بیان کیا ہے۔

خلاصہ مضامین

یہ حاشیہ کئی اہم موضوعات پر مشتمل ہے، جنہیں درج ذیل نکات میں بیان کیا جاسکتا ہے۔

- 1- اصول فقہ کی تعریف و مبادیات، اصول فقہ کی بنیادی تعریف اور اس کی غرض و غایت پر بحث، علم فقہ اور اصول فقہ میں فرق، شرعی دلائل کی اقسام
- 2- احکام شریعہ کی اقسام: واجب، مندوب، مباح، مکروہ، اور حرام کی تشریح، احکام وضعیہ: سبب، شرط، مانع، رخصت و عزیمت
- 3- قرآن و سنت بطور مصادر استدلال، نصوص قرآنیہ کی تشریحی اصول اور حدیث کی حیثیت، اقسام اور اس کے فروعی استدلال
- 4- اجماع و قیاس: اجماع کی حیثیت، اس کی اقسام اور شرائط اور قیاس کے ارکان، اقسام اور اس پر ہونے والے اعتراضات کا جواب
- 5- استحسان، استصحاب، مصالح مرسلہ اور عرف اور احناف کے ہاں استحسان اور اس کی عملی تطبیق، استصحاب الحال اور اس کے فروعی اطلاقات، عرف و عادت کے شرعی احکام میں اثرات

¹⁰ اکرام، محمد، شیخ، رود کوثر (لاہور: ادارہ ثقافت اسلامیہ، 1979ء) ص 393

6- ناسخ و منسوخ اور تعارض الآدب: ناسخ و منسوخ کی بحث اور اس کی تطبیقات، تعارض الآدب کا مفہوم اور اس کے حل کے طریقے

7- مباحث اللغة (دلالات الفاظ) الفاظ کے عموم و خصوص: حقیقت و مجاز، صریح و کنایہ، منطوق و مفہوم

8- اجتہاد و تقلید: مجتہد کی شرائط اور اجتہاد کے اصول، تقلید کی اقسام اور اس کا دائرہ کار

خصوصیات

وجہ الدین گجراتی نے احناف کے اصولی نظریات کو مضبوط علمی بنیادوں پر بیان کیا ہے۔

المیز دوی کے مشکل مقامات کو آسان زبان میں حل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

بعض مقامات پر دوسرے فقہی مکاتب فکر، خاص طور پر شوافع اور مالکیہ کے نظریات کا بھی علمی تجزیہ کیا گیا ہے۔

اس حاشیہ میں منطقی استدلال اور ادبی طرز تحریر نمایاں ہیں، جو اسے دیگر شروحات سے ممتاز بناتے ہیں۔

یہ کتاب اصول فقہ کی گہرائی میں جانے والے طلبہ اور محققین کے لیے نہایت مفید ہے، خصوصاً وہ جو احناف کے اصولی ڈھانچے کو سمجھنا چاہتے ہیں۔

عبد الحکیم بن منس الدین محمد ملک العلوی سیالکوٹی م 988ھ

عبد الحکیم بن منس الدین محمد ملک العلوی سیالکوٹی حنفی علم کلام، تفسیر منطق، فلسفہ، صرف و نحو، اصول فقہ اور علم فرائض میں مکمل مہارت رکھتے تھے اور ان تمام علوم پر ان کی تالیفات موجود ہیں۔ جب شاہجہاں تخت نشین ہوا اس نے ان کی بڑی قدردانی کی اور انہیں رئیس العلماء کے عہدے پر فائز کیا۔ گیارہویں صدی ہجری کے ارباب علم و فضل میں ایک نمایاں نام ملا عبد الحکیم کا ہے۔ وہ اکبر بادشاہ کے عہد حکومت میں سیالکوٹ (پنجاب) میں پیدا ہوئے اور اُسی کے دور میں علوم متداولہ کی تحصیل و تکمیل کی۔ مغل شہنشاہ جہانگیر اور شاہجہاں کے دربار میں بلند مقام پایا۔ ملا عبد الحکیم کے اساتذہ میں ملاکمال الدین کشمیری بھی شامل ہیں جن سے شیخ مجدد الف ثانی نے بھی تعلیم حاصل کی تھی۔ دائرہ معارف اسلامیہ کے مطابق شیخ احمد سرہندی کو مجدد الف ثانی کا خطاب علامہ عبد الحکیم سیالکوٹی نے دیا اور حضرت مجدد نے آپ کی علمی صلاحیت و قابلیت کا اعتراف کرتے ہوئے آفتاب پنجاب کے لقب سے نوازا۔ دوسرے بادشاہ وقت نے انہیں سونے چاندی سے تلوایا اور ان کے وزن کے مطابق چھ ہزار روپیہ نقد انعام دیا۔ ان کا مزار سیالکوٹ کے باہر شہابان روڈ پر ہے۔¹¹

9- حاشیہ علی التلویح علی المقدمات الاربعہ

حاشیہ علی التلویح علی المقدمات الاربعہ از عبد الحکیم سیالکوٹی، اصول فقہ اور منطق کی ایک نہایت اہم شرح ہے۔ یہ دراصل سعد الدین تفتازانی کی مشہور کتاب "التلویح" پر ایک حاشیہ ہے، جو خود امام ابو بکر بن السیر فی کی "المقدمات الاربعہ" کی تشریح پر مشتمل ہے۔ اس میں اصول فقہ کے پیچیدہ مباحث، خاص طور پر حنفی منہج کے مطابق، انتہائی باریک بینی سے بیان کیے گئے ہیں۔

خلاصہ مضامین

یہ کتاب اصول فقہ کے کئی اہم اور دقیق موضوعات کا احاطہ کرتی ہے، جنہیں درج ذیل نکات میں بیان کیا جاسکتا ہے:

1- مقدمات الاربعہ کی وضاحت۔ عبد الحکیم سیالکوٹی نے "المقدمات الاربعہ" کے چار بنیادی مقدمات پر گہرائی سے بحث کی ہے۔

1- دلالت الفاظ (الفاظ کی دلالت کے اصول) 2- احکام شرعیہ (شرعی احکام کی تقسیم)

3- ادلہ شرعیہ (شرعی دلائل کا درجہ بندی اور اصولی حیثیت) 4- اجتہاد و تقلید (اجتہاد کے اصول اور تقلید کی حدود)

2- دلالت الفاظ اور اصول استنباط: الفاظ کی دلالت کی اقسام جیسے منطوق، مفہوم، صریح، کنایہ، حقیقت و مجاز پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ عموم و خصوص، اطلاق و تقييد، امر و نہی جیسے بنیادی اصولوں کی وضاحت کی گئی ہے۔

3- اصول فقہ میں منطقی اور فلسفیانہ مباحث

چونکہ عبد الحکیم سیالکوٹی علم منطق و فلسفہ میں بھی ماہر تھے، لہذا انہوں نے اس سطحی منطق، قضایا، استدلال، اور تعارض الآدب پر گہرائی سے بحث کی ہے۔ قیاس کی منطقی بنیادیں اور اس کے صحیح و فاسد ہونے کے معیار بیان کیے گئے ہیں۔

4- قیاس، استحسان، استصحاب اور دیگر اصول: قیاس کے ارکان، اس کی حجیت، اور مخالفین کے اعتراضات کا مدلل جواب دیا گیا ہے۔ استحسان اور اس کے حنفی اصولوں کی تشریح کی گئی ہے۔ استصحاب، مصالح مرسلہ، سد الذرائع، عرف و عادت جیسے اصولوں پر تفصیلی بحث موجود ہے۔

5- اجتہاد اور تقلید کے اصول: اجتہاد کی تعریف، اقسام اور اس کی شرائط بیان کی گئی ہیں۔ مقلد اور مجتہد کے درمیان فرق، اور تقلید کے جواز و عدم جواز پر بحث کی گئی ہے۔ کتاب کی خصوصیات

عبدالحکیم سیالکوٹی نے تفتازانی کی پیچیدہ عبارات کی وضاحت انتہائی سلیس انداز میں کی ہے۔

منطقی، فلسفیانہ، اور اصولی مباحث کو ایک ساتھ مربوط انداز میں بیان کیا ہے، جو اس حاشیہ کو منفرد بناتا ہے۔

احناف کے اصولی موقف کو مضبوط علمی بنیادوں پر واضح کیا ہے۔

یہ کتاب اصول فقہ، منطق، اور فلسفہ میں مہارت حاصل کرنے والوں کے لیے انتہائی مفید ہے، خاص طور پر حنفی اصول فقہ کے دقیق مباحث کو سمجھنے کے لیے ایک لازمی ماخذ سمجھی جاتی ہے۔

احمد بن سلیمان الکردی گجراتی

گجرات میں پیدا ہوئے اور وہیں وفات پائی۔ ان کے والد کرد سے ہندوستان آکر سرزمین گجرات میں مستقل قیام پذیر ہو گئے تھے۔ بہت سے علوم میں یادگار کتابیں چھوڑیں۔ انہوں نے حاشیہ علی حاشیۃ السعد والسید علی مختصر الاصول تصنیف فرمائی۔¹²

10- حاشیہ علی حاشیۃ السعد والسید علی شرح مختصر الاصول

یہ کتاب اصول فقہ میں حنفی اور اشعری مکاتب فکر کے اصولی مباحث کو واضح کرنے کے لیے لکھی گئی ہے۔ اس کتاب کا اصل ماخذ "شرح مختصر الاصول" ہے، جو اصول فقہ کی ایک مشہور شرح ہے۔ اس شرح پر سعد الدین تفتازانی اور سید شریف جرجانی نے الگ الگ حواشی لکھے، اور احمد بن سلیمان الکردی گجراتی نے ان دونوں حواشی پر مزید ایک حاشیہ تحریر کیا، جس میں انہوں نے گہرائی کے ساتھ علمی تجزیہ پیش کیا۔ یہ حاشیہ حنفی اصول فقہ، منطقی استدلال، اور فلسفیانہ مباحث پر مشتمل ہے، اور خاص طور پر متکلمین اور فقہاء کے اصولی اختلافات پر روشنی ڈالتا ہے۔

خلاصہ مضامین

1- مقدمات اصول فقہ: اصول فقہ کی تعریف، دائرہ کار، اور اس کے مصادر پر بحث کی گئی ہے۔ علم فقہ اور اصول فقہ میں فرق کو واضح کیا گیا ہے۔ منطق، فلسفہ، اور لغوی مباحث کو اصول فقہ کے ساتھ جوڑنے کی کوشش کی گئی ہے۔

2- دلالت الفاظ: الفاظ کی دلالت کی اقسام جیسے منطوق، مفہوم، نص، ظاہر، مجمل، مبین، محکم، تنابہ پر تفصیلی گفتگو موجود ہے۔

الفاظ کے حقیقت و مجاز، صریح و کنایہ، اور اشتراک و ترادف جیسے موضوعات پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ امر و نہی کے قواعد اور ان کے اطلاق پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔

3- مصادر شریعت اور استدلال کے اصول: قرآن و سنت کی حجیت اور ان کے تفسیری اصولوں کو واضح کیا گیا ہے۔ اجماع و قیاس پر مفصل بحث، ان کی اقسام اور استدلال کے اصول بیان کیے گئے ہیں۔ استحسان، استصحاب، عرف، مصالح مرسلہ، سد الذرائع جیسے اصولی قواعد پر مفصل گفتگو موجود ہے۔

4- قیاس کی اصولی اور منطقی بنیادیں: قیاس کے ارکان (اصل، فرع، علت، حکم) اور ان پر اصولی و منطقی بحث کی گئی ہے۔ قیاس جلی، قیاس خفی، قیاس اولوی، قیاس مستنبط العہ کی تشریح کی گئی ہے۔ حنفیہ اور دیگر فقہاء کے مابین قیاس پر اختلافات اور ان کے دلائل کا تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔

5- استحسان اور اس کی اقسام: استحسان کی حنفی تعریف اور دیگر مکاتب فکر کے نظریات کو بیان کیا گیا ہے۔ قیاس اور استحسان کے درمیان فرق کو واضح کیا گیا ہے۔ عملی فقہی مسائل میں استحسان کے اطلاقات کو بیان کیا گیا ہے۔

6- اجماع، اس کی حجیت اور شرائط: اجماع کی اقسام: اجماع قطعی، اجماع ظنی، اجماع سکوتی۔ حنفیہ اور شوافع کے مابین اجماع کی حجیت پر اختلافات کا تجزیہ۔ اجماع کے امکان اور اس کے تاریخی و اصولی دلائل پر گفتگو

¹² فاروقی، احمد، اقبال، تذکرہ علماء اہل سنت و جماعت (لاہور: مکتبہ نبویہ، 1988ء) ص 115

7- اجتہاد اور تقلید کے اصول: اجتہاد کی تعریف، اس کے شرائط اور اس کی حدود بیان کی گئی ہیں۔ مجتہد کی شرائط، اس کے درجات، اور اجتہاد کے متروک ہونے یا جاری رہنے پر مباحث۔ تقلید کی اقسام اور اس کے جواز و عدم جواز پر بحث

8- نسخ و منسوخ اور تعارض الأدلہ: نسخ و منسوخ کے اصولی قواعد اور اس کے فقہی اطلاقات۔ عام و خاص میں تعارض، مطلق و مقید میں تعارض، اور مختلف دلائل میں ترجیح کے اصول۔ حنفیہ اور دیگر مکاتب فکر کے نظریات کا مقارنہ

کتاب کی خصوصیات

یہ کتاب حنفی، اشعری، اور ماتریدی مکاتب فکر کے اصولی نظریات کو تقابلی انداز میں بیان کرتی ہے۔ منطق، فلسفہ، اور علم الکلام کے اصولی مباحث کو اصول فقہ کے ساتھ جوڑ کر پیش کیا گیا ہے۔ سعد الدین قفٹازانی اور سید شریف جرجانی کے اختلافات کا گہرائی سے تجزیہ کیا گیا ہے۔ مشکل فقہی و اصولی مسائل کو حل کرنے کے لیے ایک بہترین علمی مرجع ہے۔

عبدالرشید بن مصطفیٰ شمس الحقی جوینوری م 1083ھ

عبدالرشید بن مصطفیٰ منطق، حکمت و اصول کے ممتاز علماء شمار کیے جاتے تھے۔ شیخ نظام الدین سہالوی کے شاگرد تھے۔ انہوں نے حاشیہ علی شرح العضد علی مختصر ابن الحاجب

تالیف فرمائی۔¹³

11- حاشیہ علی شرح العضد علی مختصر ابن الحاجب

اصول فقہ کے دقیق مباحث پر ایک نہایت اہم حاشیہ ہے، جو علامہ العضد الایبکی کی "شرح مختصر ابن حاجب" پر لکھا گیا ہے۔ مختصر ابن حاجب خود اصول فقہ کی مشہور کتابوں میں سے ایک ہے، جسے جمال الدین ابن حاجب مالکی نے تحریر کیا تھا، اور بعد میں علامہ العضد الایبکی نے اس پر ایک مفصل شرح لکھی، جو اصول فقہ میں ایک بنیادی نصاب کی حیثیت رکھتی ہے۔ عبدالرشید مصطفیٰ شمس الحقی جوینوری نے اس شرح پر اپنا حاشیہ لکھ کر اس کے علمی و منطقی مباحث کو مزید گہرائی سے واضح کیا ہے۔ یہ کتاب خاص طور پر منطقی، فلسفیانہ، اور اصولی استدلال پر مبنی ہے اور احناف، شوافع، مالکیہ، اور حنابلہ کے اصولی نظریات کا تقابل بھی کرتی ہے۔

خلاصہ مضامین

- 1- اصول فقہ کا تعارف اور بنیادی مباحث: اصول فقہ کی تعریف، غرض و غایت، اور دائرہ کار، فقہ اور اصول فقہ میں فرق اور ان کے ماخذ، اصول فقہ میں متکلمین اور فقہاء کے طریقوں (حنفی و شافعی منہج) کا موازنہ اور شرعی احکام کی تقسیم: وجوب، ندب، اباحت، کراہت، تحریم۔
- 2- الفاظ کی دلالت اور اصول استنباط: منطوق و مفہوم، حقیقت و مجاز، صریح و کنایہ، امر و نہی کے اصول، عمومی اور خصوصی نصوص کی پہچان اور ان کے استدلال کے اصول، الفاظ کے قطعی اور ظنی ہونے کے معیارات اور ان کے فقہی اثرات اور عبارات النص، اشارات النص، دلالات النص، اقتضاء النص پر گہری بحث۔
- 3- مصادر شریعت اور استدلال کے اصول: قرآن اور سنت کی حجیت، ان کے درمیان تعارض اور ترجیح کے اصول، اجماع کی حجیت، اس کی اقسام، اور حنفیہ و شوافع میں اس پر اختلافات۔ قیاس: اس کے ارکان، اقسام، اور اس پر اٹھائے جانے والے اعتراضات، استحسان، استصحاب، مصالح مرسلہ، سد الذرائع، اور عرف کی حجیت اور تطبیقات۔
- 4- قیاس اور اس کی منطقی و اصولی بنیادیں: قیاس کے ارکان: اصل، فرع، علت، حکم اور قیاس کی اقسام: قیاس جلی، قیاس خفی، قیاس مستنبط العہد، قیاس اولوی اور قیاس پراہل الظاہر اور بعض اشاعرہ کے اعتراضات کا جواب اور قیاس اور اجماع کے مابین تعارض اور تطبیق کے اصول۔
- 5- اجتہاد و تقلید کے اصول: اجتہاد کی تعریف، اس کی اقسام، اور اس کے شرائط، مجتہد مطلق، مجتہد فی المذہب، اور مجتہد فی المسائل کی وضاحت، تقلید کے جواز و عدم جواز پر مذاہب اربعہ کے نظریات اور تقلید شخصی اور غیر شخصی پر تفصیلی گفتگو۔
- 6- نسخ و منسوخ اور تعارض الأدلہ: نسخ کی تعریف، اس کی اقسام، اور اس کے وقوع پر بحث، تعارض الأدلہ کی اقسام اور ان کے حل کے اصول اور حنفیہ، شوافع، اور متکلمین کے درمیان نسخ و منسوخ پر اختلافات۔

¹³ محمد مظہر بقاء، معجم الاصولیین، ج 2، ص 200

7۔ منطقی اور فلسفیانہ مباحث: علم الکلام اور اصول فقہ کے باہمی تعلق پر بحث، قیاس اور استدلال میں ارسطاطیلی منطق کی تطبیقات اور قضایا، استدلال، اور برہان کے اصولی اثرات۔

کتاب کی خصوصیات

یہ کتاب منطق، فلسفہ، اور اصول فقہ کو یکجا کرتی ہے اور ان کا بین المسالک موازنہ پیش کرتی ہے۔

اصولی مسائل کو انتہائی باریک بینی سے تجزیہ کیا گیا ہے، خاص طور پر قیاس، استحسان، اور تعارض الأدلہ پر بحث منفرد ہے۔

متکلمین اور فقہاء کے اصولی طریقوں کا تقابل موجود ہے، جو اسے اصولی تحقیق کے طلبہ کے لیے انتہائی مفید بناتا ہے۔

عضد الدین ایچی، سعد الدین تفتازانی، اور سید شریف جرجانی کے نظریات پر گہرائی سے تبصرہ موجود ہے۔

محبت اللہ عبد الشکور عثمانی الصدیقی بہاری م 1119ھ

12- مسلم الثبوت

برصغیر کے مشہور حنفی اصولی عالم محب اللہ بن عبد الشکور بہاری (متوفی 1119ھ) کی اصول فقہ پر ایک نہایت اہم کتاب ہے۔ یہ کتاب منار (ابوالبرکات النسفی) اور التوضیح والتلویح

(صدر الشریعہ عبد اللہ بن مسعود) جیسے مشہور متون کے علمی منہج پر لکھی گئی ہے، لیکن اس میں مولف نے اصولی مباحث کو زیادہ منظم، واضح، اور جامع انداز میں پیش کیا ہے۔

یہ کتاب حنفی اصول فقہ پر لکھی گئی ہے لیکن اس میں شافعی اور دوسرے مکاتب فکر کے دلائل کا بھی تجزیہ کیا گیا ہے، جس کی وجہ سے یہ ایک مقارن (تقابل) اصولی کتاب بن جاتی ہے۔

"مسلم الثبوت" کی سب سے مشہور شرح "فوائد الرحمن" (عبدالعلی محمد بن نظام الدین لکھنوی) ہے، جو اس کی گہرائی کو مزید واضح کرتی ہے۔

کتاب کے اہم مضامین کا تفصیلی خلاصہ

1- مقدمہ (اصول فقہ کا تعارف) اصول فقہ کی تعریف، اس کا موضوع، غرض و غایت، اور اس کی افادیت۔ فقہ اور اصول فقہ میں فرق اور ان کے باہمی تعلق پر گفتگو۔ اس کتاب کے لکھنے کی وجہ اور اس کا انداز ترتیب۔

2- الفاظ اور ان کی دلالت: یہ باب دلائل الفاظ کے اصولی مباحث پر مشتمل ہے: الفاظ کی اقسام: حقیقت و مجاز، عام و خاص، مطلق و مقید، صریح و کنایہ۔ دلائل نصوص:

منطوق: جو الفاظ سے براہ راست سمجھ میں آتا ہو۔

موافقت: جو متن کے حکم کی تائید کرے۔

مخالفت: جو متن کے مخالف معنی کو ظاہر کرے۔ اقتضاء، اشارہ، اور التزام کی دلائلیں۔

3۔ احکام شرعیہ (شرعی احکام کی درجہ بندی)

تکلیف احکام: فرض، واجب، مستحب، مباح، مکروہ، حرام۔ وضعی احکام: سبب، شرط، مانع، صحت، فساد، بطلان۔ علت اور حکمت میں فرق اور ان کی اصولی بحث۔

4۔ مصادرِ شریعت (دلائل شرعیہ)

یہ حصہ اسلامی قانون کے بنیادی اور ضمنی ذرائع پر مشتمل ہے: اصلی دلائل: قرآن، محکم و متشابہ، عام و خاص، ناسخ و منسوخ، سنت: قولی، فعلی، تقریری، خبر واحد، خبر مشہور، متواتر،

اجماع: اجماع کی اقسام (صریحی، سکوتی) حجیت اور اختلافی مباحث اور قیاس، اس کے ارکان، حجیت، اور حنفی و شافعی مکاتب میں اختلاف۔

ثانوی دلائل:

استحسان، استصحاب، مصالح مرسلہ، سدّ ذرائع، عرف و عادت۔ مختلف مکاتب فکر کے ہاں ان دلائل کی حیثیت۔

5۔ قیاس اور اجتہاد۔ قیاس کی تعریف، ارکان، اور اس کی شرعی حیثیت۔

علت کی تعیین کے اصول اور ان پر مختلف فقہی مکاتب کی آراء۔ اجتہاد کے اصول، اس کی شرائط، اور تقلید کے مسائل۔ مجتہد کی صفات اور اجتہاد کی اقسام۔

6- تعارض، ترجیح، اور ناخ و منسوخ، متعارض دلائل میں ترجیح کے اصول۔ حدیث اور قرآن کے تعارض کو حل کرنے کے اصول۔ ناخ و منسوخ، ناخ و منسوخ کی اقسام۔ منسوخ احکام کو

پہچاننے کے اصول

7۔ مقاصد شریعت اور مصلحت کا اصول

شریعت کے بنیادی مقاصد: حفظ دین، حفظ نفس، حفظ عقل، حفظ نسل، حفظ مال۔ مصلحت کا اصول اور اس کا شرعی دائرہ۔ ضرورت، اضطرار، اور حاجت کے اصول۔

کتاب کی خصوصیات

- 1- مقارن (تقابلی) انداز کتاب میں حنفی اصولوں کے ساتھ شافعی اور دوسرے مکاتب فکر کے نظریات کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔
 - 2- جامع اسلوب: "مسلم الثبوت" اختصار اور جامعیت کا حسین امتزاج ہے، جس میں پیچیدہ مباحث کو سہل انداز میں بیان کیا گیا ہے۔
 - 3- مدلل بحث: ہر اصولی مسئلے کو آیات، احادیث، اور فقہاء کے اقوال سے مدلل کیا گیا ہے۔
 - 4- درس نظامی میں اہمیت یہ کتاب برصغیر کے مدارس میں درس نظامی کا حصہ رہی ہے اور اصول فقہ کے فہم میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔
- مسلم الثبوت محب اللہ بہاری کی ایک شاہکار کتاب ہے جو حنفی اصول فقہ کی تفہیم میں نہایت مددگار ثابت ہوتی ہے۔ اس میں دلائل شرعیہ، قیاس، اجتہاد، دلائل الفاظ، تعارض و ترجیح، اور مقاصد شریعت جیسے بنیادی اصولوں پر انتہائی منظم، مختصر لیکن جامع انداز میں گفتگو کی گئی ہے۔ اس کتاب کی شہرت اور اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس پر "فوائح الحرموت" جیسی عظیم شرح لکھی گئی، جو آج بھی مدارس میں پڑھائی جاتی ہے۔ یہ کتاب اصولی مباحث میں گہرائی، علمی استدلال، اور فقہی نظریات کے تقابلی مطالعے کے لحاظ سے ایک بے مثال علمی سرمایہ ہے، جو فقہ و اصول کے طلبہ اور محققین کے لیے نہایت مفید ہے۔

عبد العلی محمد بن نظام الدین الانصاری الہندی لکھنوی م 1225ھ

عبد العلی محمد بن نظام الدین الہندی لکھنوی فقیہ، اصولی اور منطقی تھے۔ درس نظامی کے بانی ملا نظام الدین کے کئی بیٹے تھے، ان میں سب سے زیادہ شہرت ملا عبد العلی بحر العلوم لکھنوی نے پائی۔ اپنے والد سے کتب درسیہ پڑھ کر سترہ برس کی عمر میں فراغت پائی۔ اسی سال والد کی وفات کے بعد ان کی جگہ مدرسہ فرنگی محل لکھنوی میں تدریس کی۔ وہ لکھنوی چھوڑ کر شاہ جہاں پور پھر رام پور اور بنگال ہوتے ہوئے مدراس پہنچے، کرناٹک کے رئیس محمد علی خان نے ان کی بڑی قدردانی کی۔ وہ زندگی بھر درس و تدریس کرتے رہے اور انہوں نے بحر العلوم کا خطاب پایا۔ 83 برس کی عمر میں مدراس میں وفات پائی۔ اصول فقہ کے علاوہ فقہ و منطق میں بھی آپ کیتصانیف ہیں۔¹⁴

13- فوائح الحرموت بشرح مسلم الثبوت

"فوائح الحرموت" مسلم الثبوت (محب اللہ بہاری) کی سب سے مشہور اور مستند شرح ہے، جسے عبد العلی محمد بن نظام الدین لکھنوی (متوفی 1225ھ) نے تحریر کیا۔ یہ کتاب حنفی اصول فقہ کی ایک بنیادی اور معیاری شرح سمجھی جاتی ہے، جس میں مصنف نے مسلم الثبوت کے مباحث کو مزید وضاحت، تفصیل اور استدلال کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اس میں اصولی دلائل، قیاس، اجتہاد، تعارض، نسخ و منسوخ اور دلائل الفاظ جیسے پیچیدہ اصولی مسائل کو علمی گہرائی کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ یہ کتاب درس نظامی میں بھی شامل ہے اور برصغیر، عرب دنیا، اور دیگر اسلامی ممالک میں اصول فقہ کے طلبہ کے لیے ایک اہم ذریعہ سمجھی جاتی ہے۔

کتاب کے اہم مضامین کا تفصیلی خلاصہ

- 1- مقدمہ (اصول فقہ کا تعارف اور مسلم الثبوت کی خصوصیات) اصول فقہ کی تعریف، موضوع، غایت، اور ضرورت پر گفتگو۔ مسلم الثبوت کی علمی حیثیت اور اس پر "فوائح الحرموت" کی شرح کی اہمیت۔ فقہ اور اصول فقہ میں فرق اور ان کے باہمی تعلق پر بحث۔
- 2- دلائل الفاظ (الفاظ کی دلالت اور ان کے اصول) یہ باب شرعی نصوص کو سمجھنے کے بنیادی اصولوں پر مشتمل ہے: الفاظ کی تقسیم: حقیقت و مجاز، عام و خاص، مطلق و مقید، صریح و کنایہ دلائل الفاظ: منطوق و مفہوم، اقتضاء، اشارہ، دلالت و التزام امر و نہی کے اصول: امر کا وجوب پر دلالت کرنا یا نہ کرنا، نہی کا تحریم پر دلالت کرنا اور امر و نہی میں تعارض کی صورت میں اصولی ترجیحات
- 3- احکام شرعیہ (شرعی احکام کی درجہ بندی): تکلیفی احکام: فرض، واجب، مستحب، مباح، مکروہ، حرام وضعی احکام: سبب، شرط، مانع، صحت، فساد، بطلان، علت اور حکمت میں فرق اور ان کی اصولی بحث
- 4- مصادر شریعت (دلائل شرعیہ اور ان کی حجیت) یہ باب اسلامی قانون کے بنیادی اور ثانوی ذرائع پر روشنی ڈالتا ہے: اصلی مأخذ: قرآن، الفاظ کی دلالت، عام و خاص کی تخصیص، نسخ و منسوخ

¹⁴ اسماعیل، ہاشم، بغدادی، ہدایۃ العارفین فی اسماء الموفین و آثار المصنفین (بیروت) ج 5، ص 578

سنت: خبر متواتر، خبر مشہور، خبر واحد، حجیت حدیث

اجماع: اجماع کی اقسام (صریحی، سکوتی) حجیت اور اختلافی مباحث

قیاس: قیاس کے ارکان، حجیت، اور فقہائے کرام کی آراء

ثانوی مآخذ: استحسان، استصحاب، مصالح مرسلہ، سد ذرائع، عرف و عادت

فقہائے احناف، شوافع، مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک ان دلائل کی حیثیت

5- قیاس اور اجتہاد: قیاس کی تعریف، اس کے ارکان، اور اس کی شرعی حیثیت۔ علت اور حکمت میں فرق اور قیاس میں ان کا کردار۔ اجتہاد کے اصول، اس کی شرائط، اور تقلید کے مسائل۔ مجتہد کی صفات اور اجتہاد کی اقسام۔

6- تعارض، ترجیح، اور نسخ و منسوخ

متعارض دلائل میں ترجیح کے اصول۔ حدیث اور قرآن کے تعارض کو حل کرنے کے اصول۔

نسخ و منسوخ۔ نسخ و منسوخ کی اقسام، منسوخ احکام کو پچھلے کے اصول

7- مقاصد شریعت اور مصلحت کا اصول شریعت کے بنیادی مقاصد:

حفظ دین، حفظ نفس، حفظ عقل، حفظ نسل، حفظ مال۔

مصلحت کا اصول اور اس کا شرعی دائرہ۔

ضرورت، اضطرار، اور حاجت کے اصول۔

کتاب کی خصوصیات

1- تفصیل اور وضاحت: "مسلم الثبوت" کے مختصر مباحث کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

2- مقارن (تقابلی) اسلوب: حنفی اصولوں کے ساتھ شافعی، مالکی، اور حنبلی مکاتب فکر کے نظریات کا بھی ذکر ہے۔

3- مدلل اور محققانہ انداز: ہر اصولی مسئلے کو آیات، احادیث، اور فقہاء کے اقوال سے مدلل کیا گیا ہے۔

4- فقہی اور اصولی مسائل میں گہرائی: فقہ و اصول کے دقیق نکات کو گہرائی سے سمجھایا گیا ہے۔

5- درس نظامی میں اہمیت: مدارس میں اصول فقہ کے اعلیٰ درجے کی تعلیم کے لیے شامل ہے۔

"فوائد الرحمت"، اصول فقہ کے دقیق اور پیچیدہ مباحث کو نہایت وضاحت اور منطقی ترتیب کے ساتھ پیش کرتی ہے۔ عبد العلی لکھنوی نے اس کتاب میں مسلم الثبوت کے نکات کو مزید وسعت، تحقیق، اور استدلال کے ساتھ بیان کیا ہے، جس کی وجہ سے یہ کتاب اصول فقہ کے طلبہ اور محققین کے لیے ایک لازمی ذریعہ بن گئی ہے۔

یہ کتاب دلائل شرعیہ، قیاس، اجتہاد، دلائل الفاظ، تعارض و ترجیح، اور مقاصد شریعت جیسے بنیادی اصولوں پر گہرے علمی مباحث پر مشتمل ہے۔ اس کا انداز تحریر اختصار و جامعیت کا حسین امتزاج ہے، جو اصول فقہ کے ہر سنجیدہ طالب علم اور محقق کے لیے ایک قیمتی خزانہ ہے۔

احمد بن ابوسعید بن عبید اللہ بن عبد الرزاق المعروف ملا جیون م 1130ھ

عوام الناس میں ملا جیون یا جیون (ہندی لفظ بمعنی حیات و زندگی) کے لقب سے معروف ہیں۔ لکھنؤ کے قریب قصبہ امیٹھی سے تعلق تھا۔ غیر معمولی حافظہ کے مالک تھے سات برس کی عمر میں قرآن کریم حفظ کیا۔ حصول علم کے لیے مختلف علاقوں کے سفر کیے۔ سولہ برس کی عمر میں تعلیم مکمل کی ۱۱۰۵ھ میں پہلی بار مکہ المکرمہ اور مدینہ المنورہ کا سفر کیا اور پھر ۱۱۱۲ دوبارہ حج و زیارت کے لیے گئے۔ وہاں پانچ برس قیام کے بعد ہندوستان واپس آگئے۔ شہنشاہ عالمگیر نے ان سے زانوئے تلمذ طے کیا۔ یہ یقیناً ۱۰۶۷ کے درمیان کا زمانہ ہوگا جس سال اورنگزیب تخت نشین ہوا، بہت ممکن ہے کہ شہنشاہ نے اپنی تخت نشینی کے بعد ملا جیون سے بعض کتابیں پڑھی ہوں۔ انہوں نے اپنے آبائی شہر امیٹھی میں ایک مدرسہ قائم کیا تھا اور ممکن ہے کہ وہاں فن اصول فقہ کی تعلیم پر خصوصی توجہ دی جاتی ہو۔ اس مدرسہ کی تفصیلات کو خادم حسین نے تاریخ قصبہ امیٹھی میں بیان کیا ہے۔ ملا جیون کو سلسلہ قادریہ اور چشتیہ میں خلافت و اجازت حاصل تھی۔ محمد طفیل احمد مصباحی نے ملا جیون کی عربی و فارسی میں بارہ "کتبوں کی فہرست بیان کی اور لکھا کہ اس وقت صرف نور الانوار اور التفسیرات

الاحمدیہ، دستیاب ہیں۔ اہل علم میں رائج اور مقبول ہیں۔ باقی دیگر کتابیں کہاں ہیں کچھ پتہ نہیں۔ ان کا انتقال تراوی برس کی عمر میں دہلی کی جامع مسجد میں ہوا اور آپ اپنے آبائی شہر میں مدفون ہیں۔ اصول فقہ میں بھی آپ کی گرانقدر خدمات ہیں۔¹⁵

14۔ نور الانوار فی شرح المنار

"نور الانوار" اصول فقہ کی ایک مشہور کتاب ہے جو امام النسفیؒ کی "المنار" کی شرح ہے۔ ملا جیون نے اس کتاب میں نہایت جامع اور آسان انداز میں اصول فقہ کے قواعد و ضوابط کو بیان کیا ہے۔ یہ کتاب خاص طور پر حنفی اصول فقہ کے فہم کے لیے لکھی گئی ہے اور مدارس و جامعات میں تدریسی نصاب کا اہم حصہ رہی ہے۔

اہم مضامین

- 1۔ مقدمہ: مصنف نے اصول فقہ کی اہمیت، اس کے دینی و عملی فوائد، اور حنفی اصول کی بنیادوں پر روشنی ڈالی ہے۔
- 2۔ تعریفات و تقسیمات:
- فقہ: احکام شرعیہ کی معرفت، اصول فقہ: وہ قواعد جن کے ذریعے فروعی احکام کو استنباط کیا جاتا ہے۔ دلائل شرعیہ: قرآن، حدیث، اجماع، قیاس اور دیگر مصادر کا تفصیلی بیان۔
- 3۔ اقسام الفاظ: واضح اور خفی: نص، ظاہر، مؤول، اور خفی کی تقسیمات۔ عام و خاص: عام الفاظ کے احکام اور ان کے تخصیص کی صورتیں۔ تخصیص بالکتاب، تخصیص بالنسب، تخصیص بالعقل وغیرہ۔
- 4۔ مشترک اور مؤول: مشترک الفاظ کا مفہوم اور ان کے مختلف معانی میں تفریق۔
- 5۔ امر و نہی: امر کے وجوب یا استتباب پر دلالت کے مسائل۔ نہی کے فساد اور بطلان پر اثرات۔
- 6۔ قیاس و اجتہاد: قیاس کے ارکان: اصل، فرع، علت، حکم۔ اجتہاد کی شرائط اور اس کے دائرہ کار پر بحث۔
- استحسان، مصالح مرسلہ، عرف اور عادت کا شرعی حیثیت میں کردار۔
- 7۔ اجماع: اجماع کی تعریف، اقسام اور حجیت پر تفصیل۔ اجماع کے حجت ہونے کے دلائل اور اس پر اعتراضات کا جواب۔
- 8۔ حدیث و خبر: خبر واحد کی حجیت اور اس پر اعتراضات کا جواب۔ مشہور، متواتر، اور آحاد حدیث کے مابین فرق۔ روایت بالمعنی کی اجازت اور حدود۔
- 9۔ تعارض و ترجیح: متعارض نصوص کی اقسام اور ان کا حل۔ ترجیح کے اصول، جیسے روایت کی سند، راوی کی ثقاہت، اور متنی دلائل۔
- 10۔ استحسان و مصالح مرسلہ: استحسان کے اقسام: قیاسی، ضروری، اور عرفی۔ مصالح مرسلہ کی شرعی حیثیت اور حنفی اصول میں اس کا مقام۔
- 11۔ استصحاب: اصل البراءۃ (اصل عدم تکلیف) کا اصول۔ حکم کے بقا اور استمرار کے مباحث۔
- 12۔ اجتہاد و تقلید: مجتہد کی شرائط اور اجتہاد کے اصول۔ عوام کے لیے تقلید کی ضرورت اور اس کی حدود۔ ائمہ اربعہ کے اجتہادی اصولوں میں فرق و مماثلت۔

کتاب کی خاصیت

یہ اصول فقہ میں ایک معیاری اور قابل فہم شرح ہے۔ اس میں مشکل اصطلاحات کو آسان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ فقہ حنفی کے اصولی مباحث کو مکمل دلائل کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ مدارس میں تدریس کے لیے ایک بنیادی کتاب کے طور پر رائج ہے۔ دیگر کتب

1۔ التفسیرات الاحمدیہ فی بیان الآیات الشرعیہ مع تعریفات المسائل الفقہیہ

احمد بن عبد الرحیم شاہ ولی اللہ دہلوی م 1176ھ

¹⁵ المرغنی، المصطفیٰ، عبد اللہ، الفتح المبین فی طبقات الاصولیین (بیروت: ج 1، ص 121)

فقہ، محدث، مفسر اور اصولی تھے۔ حفظ قرآن و تحصیل علوم کی تکمیل کے بعد پندرہ برس کی عمر سے بارہ برس تک اپنے والد کے مدرسہ میں تدریس کی۔ انہوں نے علوم ظاہرہ تفسیر، حدیث، فقہ، عقائد نحو و صرف کی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی تھی ۱۳۱۷ء میں حرمین شریفین کا سفر کیا اور وہاں کے شیوخ سے مستفید ہوئے پھر واپس دہلی لوٹ آئے۔ مختلف فنون و موضوعات پر متعدد کتابیں لکھیں۔ آپ کی زیادہ تر کتابیں عربی زبان میں ہیں۔ اٹھارویں صدی عیسوی کے تیسرے سال کی ابتداء میں ہندوستان کے آخری جلیل القدر بادشاہ اورنگ زیب کی وفات سے چار سال پہلے پیدا ہوئے، یعنی وہ مغل سلطنت کے عبد زوال اور برصغیر میں مغرب کے معاشی، تہذیبی، نفسیاتی اور سیاسی غلبہ کے درمیانی عہد سے تعلق رکھتے تھے۔¹⁶

15۔ عقد الجید فی احکام الاجتہاد والتقلید

یہ کتاب شاہ ولی اللہ دہلویؒ کی فقہی اور اصولی بصیرت کا مظہر ہے، جس میں انہوں نے اجتہاد اور تقلید کے اصولوں کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ کتاب کا بنیادی مقصد اجتہاد اور تقلید کی حقیقت، ان کے شرعی دلائل اور امت کے مختلف طبقات پر ان کے اثرات کو واضح کرنا ہے۔

اہم مضامین

یہ کتاب چند بنیادی ابواب پر مشتمل ہے، جن میں شاہ ولی اللہؒ اجتہاد و تقلید کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہیں۔ ذیل میں اس کے اہم مضامین کی تفصیل دی جا رہی ہے:

- 1۔ اجتہاد کی تعریف و اہمیت: اجتہاد کی لغوی و اصطلاحی تعریف، اجتہاد کی شرعی حیثیت، قرآن و حدیث سے اجتہاد کی مشروعیت کے دلائل اور اجتہاد کی ضرورت اور امت میں اس کا مقام۔
 - 2۔ اجتہاد کے شرائط و اصول: اجتہاد کے لیے علم حدیث، علم اصول فقہ اور عربی زبان پر عبور ضروری ہے، مجتہد کی صفات: علمی، عملی اور اخلاقی شرائط اور مجتہد کی اقسام: مطلق مجتہد، مجتہد فی المذہب، مجتہد فی المسائل وغیرہ۔
 - 3۔ تقلید کا مفہوم اور اس کی شرعی حیثیت: تقلید کی لغوی و اصطلاحی تعریف، عوام کے لیے تقلید کی ضرورت، تقلید کی مشروعیت اور دلائل اور صحابہ کرامؓ اور تابعین کا طرز عمل۔
 - 4۔ اجتہاد اور تقلید میں اعتدال کی راہ: شاہ ولی اللہؒ کا موقف کہ اجتہاد اور تقلید میں انتہا پسندی سے گریز ضروری ہے، تقلید کی افادیت، لیکن اجتہاد کے دروازے مکمل بند کرنا نقصان دہ ہے اور عوام کے لیے تقلید ضروری، مگر علما کو اجتہاد کی فکر اپنانے کی ترغیب۔
 - 5۔ ائمہ اربعہ کا اجتہاد اور تقلید: امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کے اجتہادی اصول، مقلدین اور غیر مقلدین کے درمیان اختلافات کی نوعیت اور مذاہب اربعہ میں اجتہاد کی روایت اور تقلید کا مقام۔
 - 6۔ تقلید کی اقسام اور اس کے حدود: تقلید شخصی اور غیر شخصی تقلید کی بحث، کورانہ تقلید (جمود) اور اس کے نقصانات اور تقلید کے وہ دائرے جہاں اجتہاد کی گنجائش ہے۔
 - 7۔ اجتہاد اور تقلید کے متعلق شاہ ولی اللہؒ کا موقف: شاہ ولی اللہؒ کا معتدل نظریہ: نہ مکمل اجتہاد پسندی اور نہ مکمل تقلید، امت میں اجتہاد کی روایت کو برقرار رکھنا ضروری اور اجتہاد کو محدود مگر زندہ رکھنے کی ضرورت۔
- شاہ ولی اللہؒ کی اس کتاب میں امت کے لیے ایک متوازن راہ تجویز کی گئی ہے۔ ان کے نزدیک عوام کے لیے تقلید ضروری ہے، لیکن علما کو اجتہاد کی صلاحیت پیدا کرنی چاہیے تاکہ دین ہمیشہ تازہ اور عملی رہے۔ وہ تقلید جامد کے خلاف ہیں اور اجتہاد کے دروازے کھلے رکھنے کے قائل ہیں، البتہ وہ اجتہاد کے لیے ضروری علمی و عملی شرائط کو بھی لازمی قرار دیتے ہیں۔ یہ کتاب اسلامی فقہ میں اجتہاد و تقلید کی بحث کو سمجھنے کے لیے ایک بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے، جو نہ صرف قدیم فقہی نظریات کا احاطہ کرتی ہے بلکہ جدید اجتہادی تحریکوں کے لیے بھی راہنمائی فراہم کرتی ہے۔

شاہ فقیر اللہ بن عبد الرحمن بن شمس الدین علوی م 1195ھ

ولادت روتاس (افغانستان) اور وفات تدریس شکار پور (سندھ) میں ہوئی۔ اصلاً حصارک، جلال آباد، افغانستان سے تھے اور ہجرت کر کے شکار پور آ گئے تھے۔ علوم ظاہرہ کی تکمیل افغانستان و ہندوستان کے مختلف علاقوں میں فقہاء و محدثین سے کی۔ علوم باطنی میں کمال کے لئے پشاور میں شیخ محمد مسعود دائم کے ہاتھ پر سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت کی اور پھر اجازت و خلافت سے سرفراز ہوئے۔ وقت کے امراء و سلاطین، حکمران اور شہنشاہ جیسے افغانستان سے احمد شاہ ابدالی، قلات سے نصیر خان بلوچ، سندھ سے میاں سرفراز خان کھوڑا اور

¹⁶ محمد ظہر بقا، اصول اور شاہ ولی اللہ، ص 184

کران سے محبت خان بلوچ وغیرہ عام و خاص آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہتے، ہمیشہ حکمرانوں کو خلق خدا کی خیر خواہی کی تلقین کی۔ وہ حرمین شریفین بھی تشریف لے گئے۔ عربی و فارسی میں مختصر و نحیم منظوم و منثور سولہ اور بعض کے مطابق سترہ کتابیں لکھیں، لیکن بعض اب تک غیر مطبوعہ ہیں۔ ان کی کتاب فتوحات الغیبیہ فی شرح عقائد الصوفیہ "پرسندھ یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کے مقالہ کی سطح پر کام ہوا ہے۔¹⁷

16۔ منتخب الاصول

منتخب الاصول از شاہ فقیر اللہ بن عبد الرحمن بن شمس الدین علوی ایک اہم اصولی تصنیف ہے، جو اصول فقہ کے مباحث پر مبنی ہے۔ شاہ فقیر اللہ علوی ایک جید عالم دین اور اصول فقہ کے ماہر تھے۔ ان کی علمی کاوشیں اسلامی علوم، خصوصاً فقہ اور اصول فقہ میں نمایاں حیثیت رکھتی ہیں۔ یہ کتاب اصول فقہ کے بنیادی مباحث کو جامع انداز میں بیان کرتی ہے۔ اس میں فقہی اصولوں کو منطقی، عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ پیش کیا گیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف نے جمہور علماء کے اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اعتدال پر مبنی ایک اصولی موقف اختیار کیا ہے۔

منتخب الاصول کے اہم مباحث

- 1۔ تعریف اصول فقہ: کتاب کی ابتدا میں اصول فقہ کی تعریف، اس کا دائرہ کار اور اس کی ضرورت پر بحث کی گئی ہے۔
- 2۔ مصادر شریعت: مصنف نے شریعت کے بنیادی ماخذ بیان کیے ہیں، جن میں درج ذیل امور شامل ہیں: قرآن: قرآن مجید کی حجیت اور اس کے اصولی قواعد پر بحث۔ حدیث: حدیث کی اقسام، حجیت اور مقام۔ اجماع: اجماع کے مختلف اقسام اور ان کی اصولی حیثیت۔ قیاس: قیاس کی تعریف، شرائط اور مثالیں۔
- 3۔ دلائل الفاظ: نص، ظاہر، مجمل، مبین، عام، خاص، مطلق، مقید اور ان کے فقہی اطلاقات پر تفصیل۔ الفاظ کے ظاہری و باطنی معانی اور ان کے اصولی قواعد پر گفتگو۔
- 4۔ احکام کے اقسام: واجب، مستحب، مباح، مکروہ، اور حرام کی تقسیم۔ ان احکام کی بنیادیں اور ان پر استنباط کے اصول۔
- 5۔ تعارض و ترجیح: متعارض دلائل کا حل اور ترجیح کے اصول۔ اصولی قواعد جیسے الجمع والتوفیق، نسخ و منسوخ، اور راجح و مرجوح پر بحث۔
- 6۔ اجتہاد و تقلید: اجتہاد کی تعریف، اس کے شرائط اور مجتہد کی صفات۔ تقلید کی حدود اور اس کی اصولی حیثیت۔

کتاب کی خصوصیات

- اصول فقہ کے تمام اہم موضوعات کا احاطہ۔
- فقہائے احناف، شوافع، مالکیہ اور حنابلہ کے نظریات کا تقابلی جائزہ۔
- استدلال کے ساتھ ہر اصول کی وضاحت۔
- منتخب الاصول ایک جامع اصولی کتاب ہے، جو اصول فقہ کے بنیادی اور پیچیدہ مباحث کو سہل انداز میں پیش کرتی ہے۔ اس کتاب کی مدد سے نہ صرف اصول فقہ کی علمی بنیاد مضبوط ہوتی ہے بلکہ فقہی مسائل میں گہرائی سے تحقیق کرنے میں بھی مدد ملتی ہے۔

فہرست کتب اصول فقہ

طوالت سے بچتے ہوئے ذیل میں کتب اصول فقہ کی فہرست پیش کی جاتی ہے۔

- 1۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی م 1125ھ (مختارات)
- محمد اسماعیل بن عبد الغنی بن ولی اللہ م 1246ھ (اصول اللہ)
- قاضی عبدالسلام بن عطاء اللہ بن ابیونی م 1257ھ (یاشر احات العالی شرح المنار)
- مہدی بن محمد شفیق لکھنوی م 1259ھ (قاطیس العقول فی قواعد الاصول)
- ولی اللہ بن حبیب اللہ انصاری م 1270ھ (نفائس الملکوت شرح مسلم الثبوت)
- خادم احمد بن حیدر علی فرنگی محلی م 1271ھ (تعلیقات علی نور الانوار)

¹⁷ زبیر، محمد، ابو الخیر، سندھ کے صوفیائے نقشبند (لاہور: ضیاء القرآن پبلیکیشنز، 2007ء)، ج 2، ص 443

- ابو البقاء عبد الوهاب بن محمد م 1208ھ (كاشف الرموزات الى الورقات)
ارشد حسين رامپوری م 1311ھ (انتصار الحق)
سيد نذير حسين دہلوی م 1320ھ (معیار الحق)
قاضی ظفر الدین لاہوری (نیل المرام فی اصول الفقہ)
9- رستم علی بن علی صدیقی قنوجی م 1178ھ (منتخب نور الانوار شرح منار الانوار)
امان اللہ بن نور اللہ بن حسین بناری م 1133ھ (شرح محکم الاصول)
3- بہاد الدین محمد بن تاج الدین حسن الاصبہانی ہندی م 1137ھ (الخور البدیعی فی اصول الشرعیہ)
5- نور الدین احمد بن محمد صالح احمد آبادی گجراتی م 1155ھ (حاشیہ علی التلویح)
6- حمد اللہ بن شکر اللہ بن دانیال الصدیقی م 1160ھ (شرح زبدۃ الاصول للعالمی)
7- نظام الدین بن قطب الدین بن عبد الحلیم لکھنوی م 1161ھ (الاطول شرح مسلم الثبوت)
اسلم بن یحیی بن معین الحق کاشمیری م 1225ھ (حاشیہ حسامی)
احمد علی عباسی چریاکوٹی م 1273ھ (شرح التلویح)
سید محمد بن دلدار لکھنوی م 1284ھ (اصل الاصول)
عبد الحکیم بن عبد الرب م 1288ھ (میسر الدائر)
عرفان بن عمران رامپوری م 1273ھ (مدار الاصول)
سید حیدر علی رضوی م 1303ھ (شرح زبدۃ الاصول)
ابو الحسنات محمد عبدالحی فرنگی محلی م 1304ھ (حاشیہ توضیح والتلویح)
عباس قلی خان م 1305ھ (عمدة الحواشی علی اصول الشاشی)
عباس بن علی بن جعفر لکھنوی م 1306ھ (خلاصہ جامع الاصول)
نواب صدیق حسن خان قنوجی م 1307ھ (الاقلیل الادلۃ الاجتهاد والتقلید فی علم الاصول)
عبد الحق حقانی دہلوی م 1334ھ (النای شرح الحسامی)
حکیم نجم الغنی خان رامپوری م 1351ھ (مزیل الغواشی شرح اصول الشاشی)
مشتاق احمد بن مخدوم بخش انصاری م 1358ھ (رفیق الطریق فی اصول الفقہ)
سید سبط حسین بن رمضان م 1367ھ (منہج الاصول)
محمد علی حیدر آبادی م 1345ھ (مفتاح الاصول)
حبیب الرحمان صدیقی کاندھلوی (اصول فقہ)
مولانا معین الدین خشک (تفہیم اصول فقہ)
مولانا محمد عبید اللہ الاسعدی (اصول فقہ)
ابو العرفان محمد انور گھالوی (الوصول الی الاصول فی اصول الفقہ)
مولانا ساجد الرحمان صدیقی کاندھلوی (اسلامی فقہ کے اصول و مبادی)
مولانا خالد سیف اللہ رحمانی (آسان اصول فقہ)
ڈاکٹر احمد حسن (ترجمہ: الوجیز فی اصول الفقہ از عبد الکریم زیدان) (جامع الاصول)

مولانا محمود الحسن عارف	(مطالعہ الفقہ الاسلامی)
غازی ازڈاکٹر محمود احمد	(محاضرات فقہ)
مولانا مفتی کاشف الانصاری الارضوی	(خلاصہ اصول فقہ)
مولانا ثناء اللہ امرتسری	(رسالہ علم الفقہ)
غلام رسول قاسمی	(اصول فقہ)
محمد رفیق چودھری	(آسان اصول فقہ)
خالد سیف اللہ رحمانی	(محاضرات اصول فقہ)
محمد عاصم الحمداد	(اصول فقہ پر ایک نظر)
خلاصہ کلام	

برصغیر میں اصول فقہ کی خدمات کا تحقیقی جائزہ لینے کے بعد یہ بات نمایاں طور پر نظر آتی ہے کہ جہاں اصول فقہ پر لکھی جانے والی کتب کی شروحات و حواشی پر کام ہوا ہے وہاں ایسے متن بھی موجود ہیں جو صدیوں سے اصول فقہ کی بنیادی کتب کی حیثیت رکھتے ہیں۔ برصغیر میں چونکہ فقہاء احناف کا غلبہ و اکثریت رہی اس وجہ سے زیادہ تر کتب کا منہج احناف کا نظر آتا ہے البتہ چند کتابیں جامع اسلوب کی بھی نا صرف مقبول ہیں بلکہ نصابی حیثیت سے کورسز میں شامل ہیں۔ کتب کے مطالعے کے بعد یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مندرجات و موضوعات میں زیادہ فرق نہیں پایا جاتا البتہ شروحات میں مشکل مقامات کی وضاحت کے ساتھ ساتھ مثالوں کا اضافہ دیکھا جاسکتا ہے جس کی وجہ سے متن حل کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔ تمام کتب کی اباحت چار موضوعات کے گرد گھومتی ہیں۔ اول: ادلہ شرعیہ، دوم: احکام شرعیہ، سوم: منافع اور چہارم شرائط اجتہاد و مجتہدین۔